’’شمالی ہوا‘‘ میں ماہی گیروں کی بستی پر بنی فلم کی نمائش

(مختار احمد، نمائندۂ خصوصی)

ساحلی بستی کی زندگی پر بنی فلم ’’شمالی ہوا‘‘ کی نمائش جمعرات کی شام مقامی سینما میں کی گئی۔ فلم کے ہدایت کار اور مصنف ثاقب لطیف ہیں۔ فلم میں مرکزی کردار ماہی گیر بوڑھے ’’نور بخش‘‘ کا ہے جو اپنی کشتی اور بیٹے کے ساتھ سمندر میں روزی کماتا ہے۔ کہانی اس وقت شروع ہوتی ہے جب طوفان کے بعد بوڑھا اپنی کشتی کی مرمت کے لیے قرض لیتا ہے۔

فلم کی کہانی ماہی گیروں کی روزمرہ زندگی، ان کے توہمات اور ان کے قرض دار ساہوکار کے گرد گھومتی ہے۔ ساہوکار کا کردار ایک مقامی تاجر نے ادا کیا ہے جو پہلی بار کیمرے کے سامنے آیا۔ فلم کی زیادہ تر شوٹنگ ساحل پر کی گئی ہے۔ ہدایت کار نے طوفان کے مناظر کے لیے پانی کے بڑے ٹینک بنوائے۔ ان مناظر میں ہوا کی رفتار 120 کلومیٹر فی گھنٹہ تک رکھی گئی۔

فلم کے ہدایت کار نے بتایا کہ فلم کی شوٹنگ 14 دن میں مکمل ہوئی۔ ان کے مطابق بجٹ کی کمی کی وجہ سے کئی سین ایک ہی ٹیک میں فلمانے پڑے۔ ’’ہم نے کوشش کی کہ کیمرا زیادہ حرکت نہ کرے، تاکہ سمندر کی وسعت اور کشتی کی تنہائی صاف نظر آئے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ فلم کا بیشتر حصہ قدرتی روشنی میں عکس بند کیا گیا۔

فلم میں نور بخش کا کردار ریٹائرڈ اسکول ٹیچر عبدالحمید نے ادا کیا ہے۔ ان کی اداکاری کو ناظرین نے سراہا۔ ان کے بیٹے کا کردار نوجوان اداکار فیصل رحمان نے نبھایا ہے۔ فلم کی موسیقی مقامی لوک دھنوں پر مبنی ہے۔ ایک گیت ’’لہر لہر میرا دیس‘‘ ماہی گیروں کے گروپ نے گایا ہے۔

نمائش کے بعد ہدایت کار سے سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ ایک طالب علم نے پوچھا کہ فلم کا اختتام اتنا اداس کیوں رکھا گیا۔ ہدایت کار نے کہا کہ وہ حقیقی زندگی کو ویسا ہی دکھانا چاہتے تھے جیسی وہ ہے، جہاں ہر کہانی کا خوش گوار انجام نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر فلم کو مقامی سطح پر پذیرائی ملی تو وہ اگلی فلم ساحل کے ایک اور موضوع پر بنائیں گے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

(صفحہ اوّل سے آگے)

ہوا کہ ہم نے ایک ہی دن میں 8 ہزار 500 روپے کمائے۔ اس سے پہلے ہم اتنی رقم کبھی نہیں کما سکے تھے۔‘‘

ڈاکٹر شاہد نے بتایا کہ ادارہ ہر ماہ کے پہلے اتوار کو ایسا کیمپ لگائے گا۔ ان کے مطابق ادارے کے ڈاکٹروں کی ٹیم ہر کیمپ میں 200 سے زائد مریضوں کا معائنہ کرے گی۔ ’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو ان کے گھروں کے قریب ہی علاج کی سہولت ملے، تاکہ انہیں بار بار شہر نہ آنا پڑے۔‘‘

کیمپ میں آنے والے مریضوں کے لیے مفت ادویات کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شاہد نے کہا کہ ادارہ ان ادویات کی قیمت خود ادا کرے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’بہت سے لوگ صرف اس لیے علاج چھوڑ دیتے ہیں کہ دوا مہنگی ہے، ہم کوشش کریں گے کہ یہ بوجھ کچھ کم کر سکیں۔‘‘

ساحلی بستی میں مفت طبی کیمپ، 200 مریض

□ نمائندۂ خصوصی ثمینہ رؤف

ہفتہ وار کیمپ میں امراض چشم، جلد اور ذیابیطس کے مریضوں کا معائنہ کیا گیا

ساحلی بستی ماہی پور میں ہفتہ وار مفت طبی کیمپ کا آغاز ہو گیا ہے۔ پہلے ہی روز 200 سے زائد مریضوں نے کیمپ سے فائدہ اٹھایا۔ کیمپ کا اہتمام ادارۂ فلاحِ ساحل نے کیا ہے۔ ادارے کے ڈاکٹروں کی ٹیم ہر اتوار کو بستی کے کمیونٹی ہال میں مریضوں کا معائنہ کرے گی۔ پہلے روز امراضِ چشم، جلد اور ذیابیطس کے مریض بڑی تعداد میں آئے۔

ادارے کے سیکرٹری ڈاکٹر شاہد محمود نے بتایا کہ کیمپ میں آنے والے مریضوں کو مفت ادویات بھی دی جائیں گی۔ ان کے مطابق ادارے کے ڈاکٹروں کی ٹیم ہر کیمپ میں 200 سے زائد مریضوں کا معائنہ کرے گی۔ ’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو ان کے گھروں کے قریب ہی علاج کی سہولت ملے، تاکہ انہیں بار بار شہر نہ آنا پڑے۔‘‘

کیمپ میں آنے والے مریضوں کے لیے مفت ادویات کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شاہد نے کہا کہ ادارہ ان ادویات کی قیمت خود ادا کرے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’بہت سے لوگ صرف اس لیے علاج چھوڑ دیتے ہیں کہ دوا مہنگی ہے، ہم کوشش کریں گے کہ یہ بوجھ کچھ کم کر سکیں۔‘‘

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

(صفحہ اوّل سے آگے)

ہوا کہ ہم نے ایک ہی دن میں 8 ہزار 500 روپے کمائے۔ اس سے پہلے ہم اتنی رقم کبھی نہیں کما سکے تھے۔‘‘

ڈاکٹر شاہد نے بتایا کہ ادارہ ہر ماہ کے پہلے اتوار کو ایسا کیمپ لگائے گا